حضرت مرزا محمد حسن چغتائی رحمہ اللہ

حضرت امیر شریعت
مولانا عبدالرحمن میانوی کی نظر میں

خلد آشیانی حضرت مولانا عبدالرحمن میانوی مرحوم و مغفور کو اس وقت سے جانتا ہوں جب میرے طالب علمی کے زمانہ میں ۳۲-۱۹۳۰ء میں جمیعۃ المسلمین کھروڑ پکا ــــــــــــ کے تبلیغی اجتماعات میں شرکت کے لئے مولانا ظہور احمد بگوی کے ہمراہ تشریف لایا کرتے تھے۔ پھر قدرت نے ہمیں مجلس احرار اسلام میں ایک ساتھ کام کرنے کے مواقع بہم پہنچائے تو مخلصانہ تعلقات کا ایک غیر منتہی سلسلہ جاری ہو گیا۔ جو ان کے دم واپسیں تک قائم رہا۔

۲۶ جون ۱۹۶۹ء کو موصوف نے اپنی شدید بیماری کے دوران کراچی سے مجھے ایک ذاتی نوعیت کا گرامی نامہ تحریر کیا۔ اس میں شاہ جی کا تذکرہ جس والہانہ انداز سے کیا گیا ہے اگر میں اسے اپنی احرار برادری سے اوجھل رکھوں تو یہ شاہ جی کی ہمہ صفت شخصیت سے ناانصافی کے مترادف ہو گا۔

"میں اب کہ رجب میں بیمار ہوا چیچہ وطنی میں جماعتی خطابت تھی۔ وہاں علاج کرتا رہا۔ مگر آرام نہ آیا شعبان میں ملتان آیا اور حکیم خلیل صاحب جو آبائی طور پر پیشہ حکمت کرتے ہیں سے علاج کرایا۔ انہوں نے غلط مرض سمجھ کر علاج کیا۔ مجھے ۱۹۵۱ء میں تپ محرقہ ہوا تھا اس کی وجہ سے معدہ آنتیں خراب ہو چکی تھیں۔ تین سال متواتر بیکار رہا۔ ایک سال تو بخار دامن گیر رہا۔ ۱۰۶ ٹمپریچر اور اسہال کی کثرت مگر قدرت نے بچا لیا۔ اس وقت میرے محسن اعظم میرے مربّی اعلیٰ حضرت امیر شریعت سر پر کھڑے علاج کرا رہے تھے۔ قصبہ میانی میں تین دفعہ تشریف لائے۔ تین دن تک غربت کدہ پر قیام فرمایا۔ بچیوں بیٹوں کے سر پر روانگی کے وقت ہاتھ رکھ کر کہا کہ "میرے پاس حیات کا انجکشن نہیں کہ میانوی کو لگا دوں۔! خدانخواستہ میرے منہ میں مٹی پڑے اگر یہ مر گیا تو اپنے آپ کو اکیلا نہ سمجھنا میں بخاری تمہارا ابا جب تک زندہ ہوں تمہاری حال پرسان کرتا رہوں گا۔ اور اپنی عزیزہ صادقہ کی طرح سمجھوں گا"۔ تمام ادویات کا خرچہ اپنی جیب سے دیا۔ پھر ملتان آیا تو حکیم عطاء اللہ صاحب سے مقویات کھلائیں، ذاتی خرچہ دیا جماعت کا ایک پیسہ خرچ نہ ہونے دیا۔ بچی ہمشیرہ کا نکاح ہوا۔ بحیثیت باپ شرکت کی۔ ہر قسم کی اعانت فرمائی۔

ملک تقسیم ہوا۔ ملتان تشریف فرما ہوئے ختم نبوت مجلس کی بنیاد پڑی۔ مولانا محمد علی صاحب، مولانا لعل حسین اور مجھے ارشاد فرمایا کہ "عمر وقف کرو اور کچھ مشاہرہ مقرر کر لو" میں نے عرض کیا۔ جوانی صحرا نوردی، شہروں، قصبات، دیہات میں بلا معاوضہ لگا دی۔ اب بوڑھاپے میں مول ڈالیں۔ میری غیرت گوارا نہیں کرتی ہو جائیں مقرر کر دیں۔ ہمارے حالات آپ سے مخفی نہیں"۔ بد قسمتی سے ختم نبوت اور مجلس احرار میں تعاون نہ ہونے سے پرانے ساتھی خصوصاً آپ جیسے مشفق، مخلص دوست بچھڑ گئے۔ اگرچہ ملاقات ہوتی رہی مگر کہاں وہ سابقہ رفاقت اور کہاں گاہے گاہے ملاقات۔

والسلام